اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۱۹

قیمت تین پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۴ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۵۰

مُبارک مَوت

موت ہر ذی روح کے لئے مقدر ہے اور جب کوئی انسان اس کا شکار ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی صفات اور خوبیوں کے لحاظ سے پسماندگان کو غم والم میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اور مدتوں اس کی یاد مضطرب اور بے چین رکھتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے بعض موتیں نہایت مبارک ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور دین و دُنیا میں کامیاب ہونے کے ایسے سامان اور ذرائع میسر آتے ہیں۔ کہ سعید الفطرت انسان بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اسی قسم کی اموات میں سے سیدہ امۃ الودود صاحبہ کی موت ہے۔ وہ اپنے اعلیٰ اخلاق و اعلیٰ صفات۔ اپنی دینداری اور اپنی قابلیت کی وجہ سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔ ان کی نوجوانی میں اچانک وفات کا صدمہ جس قدر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا ہے۔ اس کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسے صدمہ کے موقع پر ایک طرف تو اس مقدس خاندان نے عملی طور پر صبر و شکر کے متعلق وہ اُسوہ دکھایا ہے جس کا اسلام ہر مومن سے مطالبہ کرتا ہے۔ اور جسے خدا تعالیٰ کی رضا۔ اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اور دوسری طرف اس موقع کی مناسبت سے جماعت کو ایسے معارف۔ اور حقائق سے آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کو پیش نظر رکھنا دین و دُنیا دونوں میں فلاح اور کامیابی کا باعث بن سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے اہم مضمون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہے جو ۲۳ ماہ احسان کے پرچہ میں "امۃ الودود میری بچی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے یہ مرحومہ کی وفات کے دوسرے ہی دن لکھا گیا۔ اور جس غم اور صدمہ کی حالت میں لکھا گیا۔ اس کا اندازہ مضمون کے ایک ایک لفظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اس کا ایک ایک فقرہ ایسا ہے۔ جو ہمارے لئے بڑے بڑے سبق اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ہمیں بتاتا ہے۔ کہ مومن کو اپنے عزیزوں کے متعلق فرائض کا کس طرح احساس ہونا چاہیئے۔ ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے کس طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر کس طرح شاکر رہنا چاہیئے۔ اور صدمہ رسیدہ اور زخم خوردہ دل کے اندرونی جذبات کا کیونکر اظہار کرنا چاہیئے۔ ذیل میں چند امور بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ حضور کے ایک ایک فقرہ میں پند و نصائح کے دفتر موجود ہیں اور دیدہ بینا کے لئے ایسی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو مومن کے لئے دین و دُنیا میں کامیابی کا باعث بن سکتی ہیں:۔

حضور کے مضمون سے پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرحومہ کی غیر معمولی علمی لیاقت اور خدمت دین کے شوق نے حضور کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ اور جوں جوں یہ خوبیاں زیادہ واضح اور زیادہ مکمل ہوتی گئیں۔ حضور کے التفات میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ حضور نے فرمایا۔ "میرے اپنے بچوں میں سے کم ہی ہیں جو مجھے اس کے برابر پیارے تھے"۔ اس سے ہمیں ایک سبق ملتا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد اور اپنے عزیز و اقارب سے ہماری محبت اور پیار کی بنیاد ان کی قابلیت اور دین کی خدمت کے لئے ان کے شوق پر ہونی چاہیئے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہمارے بچے ہیں۔ یا قریبی رشتہ دار ہیں۔ تاکہ عزیزوں سے بھی خدا ہی کے لئے محبت ہو۔ اور محبت کے اس تعلق پر بھی خدا تعالیٰ کی رضا ہی فائق ہو۔

دوسری یہ کہ جوان بچوں کی شادی کے متعلق ان کے ارادوں کا جہاں تک ممکن ہو لحاظ رکھا جائے نیز یہ کہ گھر کے رشتوں کو ترجیح دیجائے اور اگر کسی طرف کوئی کمی بھی ہو تو اسے برداشت کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی گھر کا رشتہ نہ ہو سکے تو اُسے وجہ ناراضگی نہ بنالیا جائے۔

تیسری بات یہ کہ رشتہ کرنے سے پہلے لڑکے لڑکیوں کے عادات اور اخلاق کا پوری طرح مطالعہ کیا جائے تاکہ ان کی آئندہ زندگی آرام و اطمینان کی زندگی ہو۔

چوتھی یہ کہ کسی عزیز کی تکلیف اور دکھ کے وقت کس طرح ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیئے حتیٰ کہ اپنی تکلیف کو بھول جانا چاہیئے۔ اور ہر ممکن کوشش اس کے لئے کرنی چاہیئے۔

پانچویں یہ کہ بڑے سے بڑے غم اور صدمہ کو بھی اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اور نہ دینی مشاغل میں اس وجہ سے فرق آنے دینا چاہیئے۔ بلکہ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدمت دین میں اور زیادہ سرگرمی دکھانی چاہیئے۔

چھٹی یہ کہ عزیز سے عزیز کی موت پر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدِ نظر رکھا جائے۔ اور اس موقعہ پر بھی سچے دل کے ساتھ ایک طرف تو اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اور دوسری طرف فوت ہونیوالے کے لئے اس کی رحمت اور بخشش کی التجاء نہایت الحاح کے ساتھ کی جائے۔

غرض یہ وہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون سے بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اور جنکو مشعل راہ بنانے والا [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ وفا ۱۳۱۹ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو بھیرہ اور مولوی ابوالعطاء صاحب کو کشمیر بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛

گزشتہ شب بھی خدا کے فضل سے اچھی بارش ہوئی ؛

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

تجلّی ریز ہیں ہر سو ترے انوارِ روحانی — کہ جنکے سامنے ہے ماند سورج کی درخشانی

ربابِ زندگی کا ہر ترنّم ہے نوا تیری — ترے رُخ پر ہویدا ہے ضیائے فضلِ ربّانی

جمالِ بہتریں تیرا ادائے دلنشیں تیری — تجھی سے آج قائم ہے وقارِ حُسنِ یزدانی

ترا نغمہ دلِ بیتاب کو تسکین دیتا ہے — ترا جلوہ ہے دیتا خاک کے ذرّوں کو تابانی

شبابِ رُوح کی نیرنگیاں تجھ سے ہویدا ہیں — وقار و تمکنت سے ہے منوّر تیری پیشانی

نگہبانِ گزرگاہِ جہاں ہیں تیری تنویریں — تجلّی پاش ہے تجھ سے سراپا نورِ قرآنی

تری اس تخت گاہ پر چاند تارے رشک کرتے ہیں — کہ یہ چھوٹی سی بستی اور یہ دابِ سلیمانی

اشارہ ہو تو دُنیا میں تلاطم خیز ہو جائیں — یہ تنکے جن میں پنہاں ہیں کشاکشہائے طوفانی

عدوئے نیش زن کو کیا خبر کہ آج پنہاں ہے — انہی گوشہ نشینوں میں تب و تابِ جہانبانی

دُعا کیجے مرا بھی غنچۂ امید کھِل جائے — بہت بے تاب رکھتی ہے مجھے دل کی پریشانی

خاکسار عبد المنان ناہید

قابلِ توجہ بقایا داران خلافت جوبلی فنڈ

خلافت جوبلی کی تقریب پر چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی موعودہ رقمیں واجب الوصول ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض احباب موعودہ رقم کے علاوہ مزید رقمیں بھی بھیج رہے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ میں چودھری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر عارف والا نے چالیس روپے کی رقم ارسال فرمائی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے مخلص اصحاب سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف موعودہ بقایا ادا کرینگے بلکہ اضافہ کے ساتھ رقوم ارسال فرما کر مزید ثواب کے مستحق ہونگے۔ عہدیداران جماعتہائے بیرونی کا فرض ہے۔ کہ بقایا دار اصحاب سے موعودہ رقمیں بہت جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ ناظر بیت المال

ناظر دعوۃ و تبلیغ کے دورہ کا مجوزہ پروگرام

مندرجہ ذیل پروگرام میں معائنہ کی تاریخیں اندازاً لکھی گئی ہیں۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑی۔ تو انشاء اللہ جماعتوں کو قبل از وقت اطلاع دی جائے گی۔ قریب قریب کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ بھی اپنے قریبی مقام پر تاریخ مقررہ پر جمع ہو جائیں۔

۱۰ جولائی صبح کی گاڑی سے گوجرانوالہ روانہ ہوں گا ؛

تاریخ	روانگی		آمد	
۱۰ جولائی	از قادیان	۵ — ۵۰	بٹالہ	۶ — ۱۵
"	" بٹالہ	۶ — ۳۱	امرتسر	۷ — ۲۵
گوجرانوالہ قیام از ۱۰ جولائی تا ۱۲ جولائی۔ یہاں سے فیروز والا کا دورہ ہوگا				
۱۲ جولائی	از گوجرانوالہ	۱۰ — ۸	وزیر آباد	۱۰ — ۳۸
۱۳ "	از وزیر آباد	۵ — ۵۰	حافظ آباد	۷ — ۲۰
قیام حافظ آباد دورہ ہائے مضافات ۲ دن				
۱۶ جولائی	از حافظ آباد	۶ — ۴	وزیر آباد	۷ — ۴۵
"	وزیر آباد	۹ — ۴۰	گجرات	۱۰ — ۱۷
قیام گجرات و دورہ جماعت ہائے مضافات از ۱۶ جولائی تا ۲۳ جولائی				
۲۳ جولائی	از گجرات	۱۰ — ۱۷	لالہ موسیٰ	۱۰ — ۴۵
"	لالہ موسےٰ	۱۲ — ۵۸	ملکوال	۱۴ — ۴۸
"	ملکوال	۱۵ — ۱۰	بھیرہ	۱۶ — ۱۵
۲۵ "	بھیرہ	۵ — ۵۷	ملکوال	۶ — ۵۵
"	ملکوال	۸ — ۳۴	کھیوڑہ	۹ — ۴۵
۲۶ جولائی کھیوڑہ بذریعہ لاری برائے دولیال				
۲۷ " از دولیال برائے کھیوڑہ بذریعہ لاری				
۲۸ جولائی	کھیوڑہ	۵ — ۳۸	ملکوال	۶ — ۵۰
"	ملکوال	۷ — ۱۰	بھلوال	۸ — ۳۲
تین دن قیام بھلوال برائے چک پنیار و چک ۸۷				
۳۱ جولائی	از بھلوال	۸ — ۳۲	سرگودہ	۹ — ۱۵
قیام سرگودھا چار دن برائے چک ۳۳ - ۳۵ - ۳۷ - ۴۰ - ۴۳ - ۹۸ - ۹۹ - ۸۷ خوشاب				
۵ اگست	از سرگودھا	۱۰ — ۵	جھنگ سٹی	۱۲ — ۱۳
۶ "	جھنگ مگھیانہ	۶ — ۵۰	شورکوٹ	۸ — ۲۴
۷ "	از شورکوٹ	۹ — ۱۱	لائل پور	۱۱ — ۴۴
۸ "	از لائل پور	۷ — ۳۰	سانگلہ ہل	۸ — ۳۲
۹ اگست قیام سانگلہ ہل برائے جماعت ہائے چھور چک ۱۱۶ ببول پور				
۹ اگست	از سانگلہ ہل	۸ — ۴۰	قلعہ شیخوپورہ	۱۰ — ۲
۱۰ "	از قلعہ شیخوپورہ	۱۰ — ۱۲	لاہور	۱۱ — ۲۸
"	از لاہور	۷ — ۱۵	امرتسر	۸ — ۳۴
"	از امرتسر	۱۰ — ۳۰	بٹالہ	۱۱ — ۱۴
"	از بٹالہ	۱۱ — ۵۱	قادیان	۱۲ — ۲۰

عبد المغنی خان۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد سے بُعد

۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی ص۹۷ میں خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریروں کی بنا پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ کی مہر یعنی آپ کی پیروی اور روحانی توجہ سے امت محمدیہ میں بالواسطہ مقام نبوت مل سکتا ہے۔ مگر چونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے عداوت ہے۔ اس لئے وہ ان معنوں کو تحقیراً محمودی معنے قرار دے کر ان پر بھی حسب عادت مضحکہ اڑانے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ایک مرتبہ کسی سائل کا جواب دیتے ہوئے میاں محمود احمد صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آئندہ جو نبی بنے گا اسے حضرت مسیح موعود کا متبع ہونا ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں خاتم النبیین کے اگر محمودی معنے لئے جائیں۔ کہ اپنی اتباع کی مہر سے نبی بنانے والا تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اب ختم نبوت کی مہر حضرت مسیح موعود کے پاس ہے۔ گویا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ہونے سے بھی جواب ہے"۔

افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس جواب کا جو حضور نے ایک سائل کے جواب میں دیا حوالہ نہیں دیا۔ تا اصل تحریر دیکھی جاسکتی۔ لیکن اگر حضور نے یہ جواب دیا ہو۔ کہ آئندہ ہونے والے نبی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور آپ کا متبع ہونا چاہیئے۔ تو یہ امر قابل اعتراض نہیں۔ اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہے۔ اور حضرت مسیح موعود خاتم النبیین بن گئے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تو یہ مذہب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام روحانی کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفاض ہیں۔ نہ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے ان کمالات سے محروم کر کے ان پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کمالات مستفاض ہیں۔ نہ کہ ذاتی۔ تو پھر یہ خیال کرنا کہ حضرت امیر المومنین کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں۔ بلکہ ان کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین بن گئے خیال باطل ہے۔ ہاں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دونوں بعثتوں پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ آئندہ آنے والا کوئی نبی مسیح موعود کی نبوت کا منکر ہو۔ اور آپ کا پیرو نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں خاتم الاولیا بیان فرمایا ہے۔ پس آئندہ جو بھی خدا کا پیارا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خاتم الاولیا کا متبع ہو۔ اور چونکہ نبی کے مقام سے پہلے ولایت کا پانا ضروری ہے۔ اس لئے مقام ولایت تک پہونچنے کے لئے آئندہ ہونے والے نبی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی ضروری ہے۔ اس کے بعد وہ مقام نبوت پائے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیضان حاصل کرے گا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فیضان نبوت پایا۔ پس خاتم النبیین در حقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ لیکن چونکہ کمالات ولایت کے حصول کے لئے آئندہ بننے والے نبی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کرنا پڑے گی۔ اس لئے اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر کے پیش نظر یہ فرمایا ہو۔ کہ آئندہ بننے والے نبی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی متبع ہونا ضروری ہے۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاتم الاولیا ہونے کے لحاظ سے بالکل حق ہے۔ اور اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہے۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کو ایک اور طریق سے سمجھاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص۹۷ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبیین لکھا ہے۔ کہ آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقاء چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کے منکر ہیں۔ خواہ وہ نبی امتی ہو۔ نیز وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب نبوت پانے سے بھی منکر ہیں اس لئے وہ اس حوالہ میں دل کی تسلی کے لئے خاتم النبیین کے معنے نبی تراش کا مفہوم ولی تراش لیا کرتے ہیں۔ یعنی وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس جگہ نبی کا لفظ مجازاً ولی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے گویا خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے آئندہ ولی ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ان معنوں کی تردید اگلا فقرہ ہی کر دیتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ لیکن اگر اس جگہ نبی تراش سے مراد ولی تراش ہی لیا جائے۔ تو ولی تراش تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی بھی تھے۔ گویا ان معنوں کے لحاظ سے پہلے نبی بھی آنحضرت صلعم کی طرح خاتم النبیین ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کو تو اپنی نکتہ چینی میں جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر کی ہے۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاتم النبیین بن جانے کا ڈر تھا۔ لیکن اب غیر مبائعین کے عقیدہ کے رو سے تو تمام انبیاء جو آنحضرت صلعم سے پہلے گزرے ہیں ولی تراش کے معنوں میں خاتم النبیین بن گئے۔ ڈاکٹر صاحب ذرا اس عقیدہ کو حل کر کے دکھائیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:- "لا ولی بعدی الا الذی هو منی وعلی عهدی" کہ میرے بعد کوئی ولی نہیں سوائے اس کے جو مجھ سے ہو یعنی میرا پیرو ہو۔ اور میرے عہد پر ہو۔ کیا اب ڈاکٹر صاحب خاتم النبیین کے معنے ولی تراش قرار دینے سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اب خاتم النبیین کا منصب حضرت مسیح موعود کو مل گیا کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو میرا پیرو ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے مضحکہ اڑاتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے۔ "مزہ یہ ہے۔ کہ میاں محمود احمد صاحب اگرچہ نبی نہیں لیکن خاتم الانبیاء ضرور ہیں۔ کیونکہ میاں محمود احمد صاحب کے بلکہ کسی راہ چلتے محمودی سے پوچھ دیکھو۔ کہ کیا آئندہ جو نبی آئیں گے وہ میاں محمود احمد کے متبعین میں آئیں گے یا باہر سے مثلاً کیا کوئی پیغامی نبی بن سکتا ہے۔ تو وہ قطعاً انکار کر دیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ضرور ہے۔ کہ آئندہ جو نبی بھی آئے۔ وہ میاں محمود احمد صاحب کا مرید ہو تو معلوم ہوا کہ ختم نبوت کی مہر اب میاں محمود احمد صاحب کے پاس ہے اگرچہ وہ خود نبی نہیں۔ مگر خاتم الانبیا ضرور ہیں"۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریر نہایت مضحکہ خیز ہے کیونکہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں جو ایک نبی کے بعد قائم ہو کسی نبی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کسی وقت اس زمانہ میں نبی بھیجنے کی ضرورت محسوس کرے۔ تو پھر منصب خلافت پر ہی اس شخص کو سرفراز کرتا ہے جسے وہ نبی کا منصب دیا جاتا ہے۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں پیغامی تو کجا کوئی سچا اور مخلص احمدی بھی مقام نبوت حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں نبی مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور نبی بلا ضرورت مبعوث نہیں ہوا کرتا۔ پس ڈاکٹر صاحب کی یہ تمام نکتہ چینی بالکل بے حقیقت ہے۔

رہا یہ امر کہ کسی احمدی نے "للاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ" کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی کو بعثت اولیٰ سے افضل قرار دیا ہو۔ سو مجھے اس کا حوالہ مطلوب ہے۔ ڈاکٹر صاحب مہربانی فرما کر اس قول کا حوالہ دیں۔

قاضی محمد نذیر۔ لائل پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعت و حرفت

مٹی کے برتنوں پر نقاشی

پنجاب میں مٹی کے برتن بڑی کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور کئی مقامات پر یہ صنعت بہت ترقی کر رہی ہے۔ جہاں نہائت نفیس اور خوبصورت برتن تیار کئے جاتے ہیں۔ اس بارے میں چند مفید باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

مٹی کے برتنوں پر نقش و نگار کرنے کے کئی طریق مروج ہیں بعض برتن ساز تو مٹی کے برتنوں پر کھدائی کر کے بیل بوٹے بناتے ہیں۔ اور بعض برتنوں کی سطح پر ہی رنگ آمیزی کر کے نقش و نگار کرتے ہیں۔ یہ ویسی ہی پینٹنگ ہوتی ہے۔ جیسے کاغذ پر کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ برتنوں پر نقش و نگار اس طرح بھی کیا جاتا ہے۔ کہ برتنوں کی سطح پر ابھرا ہوا نظر آئے۔ اور بعد میں ان پر روغن کر دیا جاتا ہے ؂

مٹی کے برتنوں پر گلکاری ایک مفید آرٹ ہے۔ اور ہر صناع اپنی جدت طراز طبیعت کے مطابق اس میں موشگافیاں کر سکتا ہے۔ مگر کاریگر کو چاہیئے۔ کہ وہ گلکاری کے مختلف طریقوں میں سے کوئی طریق اختیار کرنے سے پیشتر اس کے حسن و قبح کو اچھی طرح ذہن نشین کرے۔ اور جس قسم کے بیل بوٹے یا پھول بنانے مقصود ہوں۔ ان کے ڈیزائن کا خاکہ تیار کرے۔ یہ خاکہ کاغذ وغیرہ پر تیار کیا جا سکتا ہے ؂

جو صناع برتنوں پر پھول تراشتے ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ جب وہ برتن پر تراش کا کام کر چکیں۔ تو انہیں ایسی جگہ رکھیں جہاں کسی حد تک نمی پائی جائے۔ تاکہ برتن بالکل خشک نہ ہو جائیں۔ پھول تراشنے کے لئے ہندوستان میں عام طور پر نشتر کی قسم کا آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ پھول تراشنے کے لئے اگر سخت مٹی کے برتن ہوں۔ تو مضائقہ نہیں۔ لیکن جن برتنوں کی سطح پر اس قسم کے بیل بوٹے بنانے مقصود ہوں جو ابھرے ہوئے نظر آئیں۔ ان کی مٹی نرم ہونی چاہیئے۔ برتنوں پر اس قسم کی گلکاری کرتے وقت کم سے کم پانی استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور نقش و نگار کرتے وقت ایک ہی بار مٹی تھوپ دینا مناسب نہیں بلکہ خوبصورتی اور سجاوٹ کے پیش نظر تھوڑی تھوڑی مٹی لگانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

جب نقش و نگار سے فراغت ہو جائے تو اس کے بعد رنگ و روغن کیا جا سکتا ہے لیکن پیشتر اس کے کہ رنگ آمیزی کا کام شروع کیا جائے۔ اس امر کا جائزہ لے لینا چاہیئے۔ کہ رنگ مٹی پر وہی اثر پیدا کرے گا جو مقصود ہے۔ برتنوں پر رنگ آمیزی کے لئے جو رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ بازاروں میں بالعموم دستیاب ہو سکتے ہیں۔ کچے اور پکے دونوں قسم کے برتنوں پر رنگ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کچے برتنوں پر رنگ آمیزی کے لئے رنگ میں پانی شکر اور گلیسرین وغیرہ کا ملانا مفید ہوتا ہے۔ تاکہ برش سے رنگ آسانی کے ساتھ برتن کی سطح تک پہونچ سکے۔ البتہ اگر بھٹی میں پکے ہوئے برتن ہوں۔ تو رنگ میں تارپین یا تیل ملانا زیادہ مفید ہوتا ہے ؂

کپڑا بُننے کی صنعت

ہندوستان میں ہاتھ سے کپڑا بننے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے کپڑے کے لئے نئے نئے نمونے اختراع کئے جا رہے ہیں۔ اور چھوٹے پیمانے پر فیکٹریاں چلائی جا رہی ہیں۔ گزشتہ سال ہاتھ سے کپڑا بننے والوں کی سوسائٹیوں نے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ کا کپڑا صوبہ متحدہ میں یہ تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا کپڑا بنگال میں۔ اور ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ کا کپڑا بمبئی میں فروخت کیا۔ صرف مدراس میں ہاتھ سے کپڑا بننے والوں کی ۱۲۳ سوسائٹیاں ہیں پنجاب میں آٹھ سو نئے ڈیزائن شروع کئے گئے مدراس میں تین سو۔ بنگال میں ایک سو پچاس صوبہ متحدہ میں ۱۹۵ اور بہار میں ۴۶۔ صوبہ سرحد کے کپڑا بننے کے انسٹی ٹیوٹ نے ۱۴ ہزار روپیہ کی قیمت کا سوتی ریشمی اور آرٹ سلک بنا اور اس میں ۲۰۰ ڈیزائن استعمال ہوئے۔ اور ۱۹۰ طالب علموں کو ٹریننگ دی گئی ان طالب علموں میں باقاعدہ وظیفہ لینے والے اور پیشہ ور جولاہے شامل تھے جن کو روزانہ مزدوری دی جاتی تھی ؂

دہلی کے گورنمنٹ کالج انڈسٹریز انسٹی ٹیوٹ میں گزشتہ سال ۴۷ طلبا تھے۔ جن میں سے ۲۸ کامیاب ہوئے۔ اور انہوں نے انسٹی ٹیوٹ سے نکلتے ہی اپنا کاروبار شروع کر دیا ؂

قحط زدگان کی امداد کے پیش نظر محکمہ صنعت و حرفت نے جو کالج انڈسٹریز سکیم تیار کی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مناسب دستکاریاں مہیا کر کے بیروزگاروں کے لئے کام مہیا کیا جائے۔ سو اس سکیم کو اختیار کر لیا گیا ہے۔ اور انسٹی ٹیوٹ نے کپڑا بننے کا کام سنبھال لیا ہے چونکہ کپڑا سازی کی صنعت نہائت مفید اور فائدہ بخش ہے۔ اس لئے نوجوانوں کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور سرکاری کارخانوں میں کام سیکھ کر اپنا کاروبار چلانا چاہیئے ؂

دیسی ’’ماک لینو‘‘ کپڑا

ایک جالی دار کپڑا جسے ’’ماک لینو‘‘ کہتے ہیں۔ اور جو لباس کے نیچے پہننے کے کام میں آتا ہے۔ ہندوستان میں اب تک باہر کے ملکوں سے آیا کرتا تھا۔ اب ہندوستان کی کپڑے کی حرفت اور محکمہ سپلائی کی متحدہ کوششوں سے یہ کپڑا ہندوستان میں بننے لگا ہے۔ یہ کپڑا اس قدر مقبول ثابت ہوا ہے۔ کہ اب تک اس کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ کے آرڈر وصول ہو چکے ہیں۔ اس بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے۔ کہ امن قائم ہو جانے کے بعد یہ نئی حرفت ترقی کرے گی۔ اور ہندوستان اور ہندوستان سے باہر اس کی بڑی کھپت ہوگی۔

اس سے پہلے اس قسم کا کپڑا ہندوستان میں بہت کم تیار ہوتا تھا۔ جب اس کپڑے کا پہلے پہل تقاضا ہوا تو اس کا نمونہ مہیا کرنے میں بڑی دقت ہوئی۔ اور اب معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہندوستان میں اسے زیادہ مقدار میں تیار کرنا ناممکن ہوگا۔ مگر فوراً تجربات شروع کر دیئے گئے۔ اور اس کپڑے کا بدل تیار کیا گیا۔ جس کے نمونے ہوائی جہاز کے ذریعے باہر بھیجے گئے۔ اور اس کپڑے کی تیاری کے لئے

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاص مجربات
(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات
(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علیگڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں۔ تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں ؂

منیجر —— فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں

امریکن آئی لوشن۔ آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دکھتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہائت صفائی اور سائنٹفک طریق سے تیار کرتا ہے۔
ایجنٹس برائے قادیان۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس دارالبرکات دی ہٹی احمدیہ چوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

319

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ سے تحریر کرتے ہیں:-

سفر و قیام

عرصہ زیر رپورٹ میں یعنے یکم فروری سے ۱۹ فروری تک نیروبی میں قیام رہا اور ۲۰ فروری سے ۱۷ مارچ تک کمپالہ اور ارد گرد کے علاقہ میں کام کیا۔ اور پھر موانزہ سے ہوتے ہوئے ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو ٹبورا تین ماہ کے دورہ کے بعد واپس پہنچا۔

درس و تدریس

نیروبی کے قیام میں ہفتہ میں ایک دن مردوں اور ایک دن عورتوں میں قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ کمپالہ میں ہفتہ میں دو دن مردوں میں درس قرآن مجید دیا جاتا رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات اور تحریک جدید کے متعلق ارشادات سنائے جاتے رہے

تعلیم و تربیت

علاوہ خطبات و درس و تدریس کے انفرادی طور پر مختلف احباب کو بعض اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعض بقایا داروں۔ شرح سے چندہ کم دینے والوں کو سمجھایا گیا۔ اور بفضل خدا بعض نے اصلاحی قدم بھی اٹھایا۔ تین نئی وصایا اس عرصہ میں کرائی گئیں۔

خدام الاحمدیہ

حضور کے ارشادات کے پیش نظر جماعت نیروبی کے خدام کی مجلس جو گذشتہ دنوں کچھ سست ہو گئی تھی۔ اس کا خاص اجلاس منعقد کروا کر استقلال کے ساتھ کام کرنے کے لئے توجہ دلائی گئی۔ اور مناسب اصلاحی تجاویز اختیار کی گئیں۔ اور خدا کے فضل سے از سر نو کام کے لئے شوق پیدا ہو رہا ہے۔ تازہ رپورٹ خدام کی جو حال ہی میں مجھے موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ غریبوں کی امداد کے لئے آٹھ شلنگ تیس پنس خرچ کئے گئے اور ایک غریب احمدی گھرانے میں خورد و نوش کا سامان بھجوایا گیا۔ اور مسجد و سکول نیروبی کی تعمیر کے لئے خدام کے بعض ممبران نے حلفیہ احباب غیر از جماعت میں چندہ شوق سے وصول کر رہے ہیں۔ دار التبلیغ کی طرف سے جو پمفلٹ شائع کئے گئے یا مرکز سے منگوائے گئے۔ انہیں عمدگی سے تقسیم کیا گیا۔ بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید پڑھانے کی کلاسز پھر شروع کرائی گئی ہیں۔ ان کلاسز کو محترمی جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب۔ اور محترمی قاضی عبد السلام صاحب بھٹی پڑھاتے ہیں۔ اطفال کی کلاس خاکسار نے اپنے قیام میں شروع کرا دی تھی۔ اور قاضی صاحب مکرم کے سپرد کی گئی جو محنت سے کام کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے پچاس سے زیادہ غیر از جماعت معززین سے ملاقاتیں کیں۔ اور اس طرح تبلیغ اور سلسلہ کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ نیروبی میں بعض دوستوں اور سیکرٹری تبلیغ کے ہمراہ بعض غیر احمدیوں سے ملا۔ اور انہیں تبلیغ کی۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دیئے بعض غیر احمدیوں کو سلسلہ کا لٹریچر و کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ جنجہ میں متعدد غیر احمدیوں سے ملا۔ اور انہیں اردو و گجراتی میں سلسلہ کا لٹریچر دینے کے علاوہ قرآن مجید کی بعض آیات کی احمدیہ نکتہ نگاہ سے تفسیر سنائی۔ بعض ایسے مخالفوں سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ کہ جو اولاً سخت متنفر تھے۔ الحمد للہ کہ وہ نفرت اب دور ہو رہی ہے ایک افریقن سردار چیف مسٹر مصطفیٰ اور آٹھ دیگر افریقن سے اس کے مکان پر جا کر ملا۔ اور انہیں تبلیغ کی اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ Byoga College کے انگریز و افریقن استادوں سے ملا۔ اور ان سے اسلام و مسیحیت کی تعلیم کے مقابلہ پر گفتگو ہوئی۔ اور انگریزی پمفلٹ ان میں تقسیم کئے گئے۔ مسٹر ولیج جو ٹبورا سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے اب انسپکٹر ہو کر جنجہ میں آ گئے ہیں۔ ان سے ملا اور دیر تک گفتگو ہوئی۔ جنجہ کے علاقوں کے مسلمان اور مشنریز کی تعلیمی مساعی کے متعلق بہت سے حالات کا علم ہوا۔ مسٹر روڈ ے انسپکٹر آف سکولز ایسٹرن پراونس سے ملا۔ اور گورنمنٹ کے رویہ کے متعلق مسلمانوں کی تعلیم پر گفتگو ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب کے ہمراہ افریقن گورنمنٹ کے وزیر اعظم۔ وزیر مال۔ نائب وزیر مال سے کمپالہ میں ملاقات ہوئی۔ اور بعض دیگر چیفس سے ملا۔ اور انہیں انگریزی پمفلٹ دینے کے علاوہ زبانی طور پر بھی سلسلہ کے حالات سنائے اور تبلیغ کی۔ بیس کے قریب مختلف علاقوں کے چیفس کو جو کمپالہ کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے پمفلٹ دیئے گئے حاجی عبد اللہ کو کمپالہ کے قریب ایک گاؤں میں جا کر ملا۔ افریقن مسلمانوں پر اسکا اثر ہے۔ اور اسے کافی دیر تک تبلیغ کرتا رہا۔ بعض اثنا عشریوں کو ڈاکٹر احمد صاحب کے ہمراہ مل کر ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ اور مختلف سفروں میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جا کر گجراتی جاننے والے ہندو مسلمانوں کو گجراتی زبان میں لٹریچر دیا۔ بمبے کے علاقہ میں افریقن چیفس جو عیسائی ہیں انہیں ملا۔ اور تبلیغ کی۔ بمبو خاص کے لوگوں میں مکرم برادر چوہدری چراغ دین صاحب کے ذریعہ گجراتی انگریزی لٹریچر تقسیم کرایا گیا۔ اسی طرح Iganga کے علاقہ میں بعض دوستوں کے ہمراہ عربوں کو ملا اور تبلیغ کی۔ اور بعض دوسرے لوگوں کو لٹریچر دیا کہ [illegible] گئے چرچوں سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی خاکسار و میاں فضل الٰہی صاحب نے انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔ لوگنڈا سے واپسی پر بکوبا چند گھنٹوں کے لئے جہاز ٹھہرا۔ اور افریقن میں لٹریچر تقسیم کیا۔ موانزہ میں گجراتی لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ شہر کی لائبریریوں میں انگریزی اور گجراتی لٹریچر رکھا گیا۔ ٹبورا پہنچ کر موانزہ کی ایک پارٹی کو دعوت چائے دی۔ اور انہیں احمدیہ سکول دکھایا۔ احمدیہ البم سے سلسلہ احمدیہ کی ترقیات تقریروں کے ذریعہ بتائی گئیں۔ اور تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر سواحلی و انگریزی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے وہ اچھا اثر لے کر گئے

لٹریچر

مندرجہ ذیل اشتہارات و پمفلٹ و کتب بغرض مطالعہ و عاریۃً تقسیم کی گئیں آسمانی آواز۔ وہی ہمارا کرشن گجراتی زبان میں۔ پیغمبر کا فرمان۔ گجراتی زبان میں۔ Islam [illegible] ہمدردوں دو ہزار کی تعداد میں طبع کرایا گیا۔ محترمی جناب لعل دین احمد صاحب نے اس کی طباعت وغیرہ کے اخراجات دیئے۔ اور تمام جماعتوں میں بغرض تقسیم روانہ ہو گئے۔ رسالہ ریویو اردو۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ رسالہ سواحیلی۔ حدیث امان۔ برادرم ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل کا تحریر کردہ پمفلٹ جماعت احمدیہ کی خدمات و ترقیات ۵۰۰ کی تعداد میں منگوایا گیا۔ اس پمفلٹ کے لئے نیروبی کے بعض دوستوں نے قیمت عطا فرمائی۔ اور مختلف جماعتوں میں تقسیم کے لئے بھجوایا گیا

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ سواحیلی کے لئے بعض مضامین ترجمہ کئے۔ اور انہیں ٹائپ کیا۔ ایک غیر احمدی حاجی حسن عبد العزیز نے ایک کتاب سواحیلی زبان میں لکھی ہے جس میں ہماری مخالفت کی گئی ہے۔ اس کا جواب لکھتا رہا۔ جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ سکول کی سالانہ رپورٹ مرتب کر کے محکمہ تعلیم کی ہدایت کے مطابق گورنمنٹ کو بھجوائی گئی۔ مقامی خطوط اور مرکزی خطوط وغیرہ کی تعداد بھی کافی ہے۔ اور اس پہ کافی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ٹبورا واپس پہنچ کر قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔

احمدیہ سکول ٹبورا

نئے سال سے پانچویں جماعت کا اضافہ ہوا۔ اور ایک نئے استاد کو بھی رکھنا پڑا۔ بڑی کلاس اسوقت ۲۳ واں سپارہ ختم کرنے والی ہے قرآن مجید اور قاعدوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست اہل محتاج و غریب افریقن کے لئے کم از کم ایک درجن قرآن اور تین درجن قاعدے مرحمت فرما دیں تو بہت ثواب ہو۔ جن کے دلوں میں خدا تعالےٰ اس نیکی کے بجا لانے کی تحریک کرے۔ وہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ یا احمدیہ سکول ٹبورا بکس نمبر ۵۔ مشرقی افریقہ کے پتہ پہ بھجوا دیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ٹانگا میں میاں فضل الٰہی صاحب احمدی ہوئے۔ اور انہوں نے وصیت بھی کر دی۔ دار السلام میں ایک افریقن تعلیم یافتہ نے بیعت کا فارم پر کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے مبارک کرے۔ (ناظم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی۔پی ارسال ہونگے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا چندہ ۲۱ جون سنہ ۴۱ء سے ۲۰ جولائی سنہ ۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرماویں دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ جولائی سنہ ۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرما لیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہو گئی ہیں۔ خاکسار مینیجر

۱۲۰۸۰ - عزیز حسین صاحب
۱۲۰۹۹ - سید عبدالمومن صاحب
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۷۲ - محمد صادق صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۲۲ - محمد عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۳۴ - پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۸۶ - میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۴۸۷ - خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۸۴ - حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۲۹ - شیخ محمود احمد صاحب
۱۲۶۳۶ محمد عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۶۹۳ مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۵۹ چوہدری عبدالاحد صاحب

۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - عبدالرشید صاحب
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خان صاحب
۱۲۸۹۴ - ظفر حسین صاحب
۱۲۹۳۷ - ڈاکٹر نواب احمد خانصاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۳۰۳۱ - مولوی نور محمد صاحب
۱۳۰۵۴ - ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۶۸ چوہدری محمد بوٹا خانصاحب
۱۴۰۶۹ - ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
۱۴۰۷۴ - کیپٹن ٹی۔ڈی احمد صاحب
۱۴۱۸۶ - ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۴۱۸۸ - مینیجر ممتاز یار الدولہ
۱۴۱۹۷ - مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۰۹ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۴ محمد عارف زمان صاحب
۱۴۲۱۷ چوہدری عزیز الدین صاحب
۱۴۲۲۴ شیخ محمد لطیف صاحب

۱۴۲۲۸ - ایم عبدالواحد صاحب
۱۴۲۳۷ - خان صاحب عبدالحمید خان صاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد شاہ صاحب
۱۴۲۸۰ - آئی ملک صاحب
۱۴۳۳۰ - سید محمد فضل الرحمٰن صاحب
۱۴۳۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۳۴۶ - محمد ثناء اللہ خانصاحب
۱۴۳۶۳ - ملک برکت علی صاحب
۱۴۳۶۶ چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۳۹۷ - ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۸۳ عبدالرزاق صاحب
۱۴۴۸۷ بشیر محمد صاحب
۱۴۴۹۱ - غلام مرتضٰے صاحب
۱۴۵۱۸ - محمد اسلام صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۳۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۳۹ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۳ میاں احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۵۱ ماسٹر اشتیاق علی صاحب
۱۴۵۷۵ - منشی فضل محمد خان صاحب
۱۴۵۸۴ - ملک علی محمد صاحب
۱۴۵۸۷ قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ

۱۴۶۶۳ - غلام حیدر صاحب
۱۴۶۶۵ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۴۶۶۶ - چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۴۶۶۷ میاں غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۰ - سید احمد رضی اللہ صاحب
۱۴۶۷۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۳ - ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۶۸۴ قریشی عبدالحق صاحب
۱۴۷۰۵ - عزیز احمد صاحب
۱۴۷۰۶ - غلام احمد صاحب
۱۴۷۳۰ - عبدالحکیم صاحب
۱۴۷۳۲ چوہدری یوسف علی خان صاحب
۱۴۷۳۳ - نظام الدین صاحب
۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب
۱۴۷۳۰ شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۵ - منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۵ - عبدالکریم صاحب
۱۴۷۸۰ - شیخ عبدالرحیم صاحب
۱۴۷۸۱ - ایم عطاء محمد صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ خان صاحب
۱۴۸۱۰ - میاں فیض محمد صاحب
۱۴۸۱۱ ڈاکٹر عطاء محمد صاحب
۱۴۸۱۸ چوہدری عبدالمنان صاحب
۱۴۸۲۲ - مولوی بشیر احمد صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۳۴ - مستری غلام رسول صاحب
۱۴۸۳۸ - نیاز احمد صاحب
۱۴۸۴۴ محمد ضیاء اللہ صاحب
۱۴۸۵۱ قادر بخش خان صاحب
۱۴۸۵۲ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۶۲ - علیم الدین صاحب
۱۴۸۶۵ چوہدری محمد منصف خان صاحب

۱۴۸۷۲ - ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۴۸۷۵ - مولوی عبدالواحد خانصاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۹۱۳ میاں محمد اسحٰق صاحب
۱۴۹۱۹ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار سوندا خان صاحب
۱۴۹۴۹ چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۴۹۶۰ - ایس ایم عمر صاحب
۱۴۹۸۴ - عبدالکریم صاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۹ - چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۱۳ - ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۱۵۰۲۰ - حاجی سردار غلام حسین خان صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۳۹ - ایم ظہیر الدین صاحب
۱۵۰۷۴ - سید مبشر الدین صاحب
۱۵۰۷۸ - مفتی مجتبٰے صادق صاحب
۱۵۰۹۳ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۰۹۷ میاں ایوب شاہ صاحب
۱۵۱۰۳ - ملک میر احمد صاحب
۱۵۱۰۴ - ایم عطاء اللہ صاحب
۱۵۱۱۲ - مینیجر صاحب احمدیہ لائبریری
۱۵۱۲۰ - محمد عالم صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم عیسٰے صاحب
۱۵۱۴۴ - علی حسن صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۴۸ - عبدالقدوس صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۵۱ مظفر الدین احمد صاحب
۱۵۱۶۹ خواجہ صدیق احمد صاحب
۱۵۱۷۸ محمد اسماعیل صاحب
۱۵۱۸۰ - قریشی فتح محمد صاحب
۱۵۱۹۱ - ملک نصر احمد خانصاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب

۱۵۱۹۸ - عبدالمالک صاحب
۱۵۱۹۹ - پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
۱۵۲۱۳ - فضل حق صاحب
۱۵۲۱۵ - فتح محمد صاحب
۱۵۲۱۶ - ایم بشیر اینڈ سنز
۱۵۲۱۸ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۲۲۶ محمد صدیق صاحب
۱۵۲۲۸ چوہدری منظور احمد صاحب
۱۵۲۳۰ سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۲ - حاجی خیر الدین صاحب
۱۵۲۳۳ - بابو عبدالغفور صاحب
۱۵۲۳۵ - شیخ عبدالرشید صاحب
۱۵۲۳۶ - منشی عبدالخالق صاحب
۱۵۲۳۸ - ایس عباس صاحب
۱۵۲۴۱ جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۲۴۳ - میر اسحاق علی صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۷ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۵۲۶۵ - کے ایم - گل صاحب
۱۵۲۶۹ - ایچ حمید رضا صاحب
۱۵۲۷۹ بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۵ - عبدالسبوح صاحب
۱۵۲۹۳ نجدمت عطاء اللہ صاحب
۱۵۲۹۴ - مستری محمد عیسٰی صاحب
۱۵۲۹۵ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۳۰۹ - ملک نذر حسین صاحب
۱۵۳۱۰ یوسف علی صاحب
۱۵۳۱۲ مولوی احمد الدین صاحب
۱۵۳۱۴ - منظور احمد صاحب
۱۵۳۱۶ - ماسٹر کالے خان صاحب
۱۵۳۱۹ - ملک غلام حسین صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۲۱ - صوبیدار شیر ولی صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۲۴ - میاں سعید احمد صاحب
۱۵۳۲۶ - عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۳۲۸ - حوالدار میجر عبداللہ خانصاحب
۱۵۳۳۰ - محمود احمد صاحب
۱۵۳۳۳ - سید عبدالشکور صاحب

(باقی)

ایک غیر احمدی معزز دوست

جناب چوہدری سردار خان صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ بی۔اینڈ۔این۔ڈبلیو ریلوے بنارس چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں۔ "کالے رنگ والے منجن نے مجھے بہت فائدہ دیا ہے۔ مہربانی فرما کر وہ منجن کافی مقدار میں تیار کر کے مجھے جلد ارسال کر دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ کم از کم ایک سیر ضرور ہو بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ کہ کتنی قیمت ارسال کر دوں پارسل نہایت مضبوط ہو تاکہ راستہ میں ضائع نہ ہو۔ میرے پاس اب یہ منجن بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے تیار کر کے ارسال کر دیں۔"

فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور یکم جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ کے فیصلے کے مطابق شہر میں خاکسار ایجی ٹیشن کے مراکز میں تعزیری پولیس آج سے ہٹا دی گئی ہے۔ جس کی تعداد پانسو ہے

الہ آباد یکم جولائی۔ یو۔پی کے محکمہ جنگلات کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ صوبہ میں کاغذ کی صنعت جنگ کے ایام میں بہت ترقی کر گئی ہے۔ سٹار پیپر ملز سہارنپور سالانہ چھ ہزار ٹن کاغذ تیار کر سکتی ہے۔ اسی طرح لکھنؤ کی ایک مل ایک گھاس سے کاغذ بنانے کے تجربات کامیابی سے کر رہی ہے۔

لاہور۔ یکم جولائی موسم گرما کی تعطیلات کے باعث پنجاب ہائی کورٹ ۱۱ جولائی سے بند ہو کر ۲۳ ستمبر کو کھلے گا۔ ان ایام میں مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ۔ اور مسٹر جسٹس سیل آن ڈیوٹی رہیں گے۔

لنڈن یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ درہ دانیال کے حفاظتی انتظامات ہیں اس کا دخل بھی ہونا چاہیئے۔ حکومت ترکی نے رومانیہ کے ساحل کے قریب سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ اور اس کا بحری بیڑہ بحیرہ اسود کے ساحل پر گشت کر رہا ہے۔

وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ حسب ضرورت تمام شہریوں کو حفاظتی اغراض کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔ کوئی شخص فوجی خدمت سے مستثنےٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور اس سے انکار کرنے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔

معلوم ہؤا ہے۔ کہ ہٹلر نے برطانیہ پر ہوائی حملہ کے لئے دن مقرر کر دیا ہے۔ ۲ جولائی کو مسٹر چرچل پارلیمنٹ کے ایک اجلاس میں تقریر کریں گے۔

جرمن پروپیگنڈسٹ یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ روس کو بسریبیا پر قبضہ کی ترغیب حکومت برطانیہ نے دی تھی۔ سر سیفورڈ کرپس کو اسی مقصد کے لئے ماسکو بھیجا گیا تھا۔

معلوم ہؤا ہے۔ کہ ہٹلر پیرس پہنچ گیا ہے۔ اور عنقریب وارسیلز کے شاہی محل میں جہاں ۱۹۱۹ء سے معاہدہ صلح پر دستخط ہوئے تھے۔ ایک ہنگامہ خیز تقریر کرے گا۔ اس کے لئے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ہال میں لاؤڈ سپیکروں کا ایسا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ تقریر جرمنی و فرانس بھر میں سنی جا سکے۔

لنڈن ۲ جولائی گذشتہ شب ہنگرین کیبنٹ کا جلسہ چار گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ فوراً لام بندی نہ کی جائے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کل پہلی بار دن کے وقت برطانیہ پر حملے کئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن عنقریب برطانیہ پر بڑا حملہ کرنیوالا ہے۔

لنڈن ۲ جولائی حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ترکی یا مشرق وسطیٰ کے کسی ملک پر کسی نے حملہ کیا۔ تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گی۔

روم ۲ جولائی مارشل بلباؤ کی جگہ مارشل گریزائی کو لیبیا کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

دہلی ۲ جولائی یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ آج گاندھی جی اور کانگرس کے دوسرے لیڈروں سے ملنے کے لئے دہلی پہنچ رہے ہیں۔ چونکہ کل ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہونیوالا ہے۔ اس لئے آج کانگرسی لیڈروں نے آپس میں سیاسی امور پر بات چیت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کل سویرے دہلی پہنچ جائیں گے۔

کلکتہ ۲ جولائی۔ فارورڈ بلاک کے لیڈر مسٹر سوبھاش چندر بوس کو آج تیسرے پہر کلکتہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری ہندوستان کی حفاظت کے قانون کے ماتحت کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کو علی پور سنٹرل جیل میں رکھا جائے گا۔

کراچی ۲ جولائی۔ لڑائی کا سامان جلد سے جلد تیار کرنے کے لئے کراچی میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی ایک شاخ کھولی جا رہی ہے

بمبئی ۲ جولائی آئندہ جمعہ کے روز بمبئی میں ایک دفعہ پھر ہوائی حملہ سے بچاؤ کی مشق کی جائے گی۔

شملہ ۲ جولائی بلند شہر کے آغا غضنفر علی خاں نے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب سے شملہ میں ملاقات کی اور انہیں بتایا۔ کہ علامہ مشرقی سے ان کی کیا گفتگو ہوئی ہے۔

ایبٹ آباد ۲ جولائی۔ عورتوں کی آل انڈیا کانفرنس کا اجلاس ۱۳ جولائی کو ایبٹ آباد میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

شملہ ۲ جولائی۔ کل شملہ میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان ایک نئے تجارتی سمجھوتہ کے متعلق گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔

مدراس ۲ جولائی۔ آج ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس نے ایک تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے آئینی سوال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ سوال بہت ضروری ہے۔ اور اس کا جلد سے جلد کوئی ایسا حل تجویز ہونا چاہیئے۔ جو تمام اقوام کے لئے تسلی بخش ہو۔ آپ نے لڑائی کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اس جنگ میں اگر ہٹلر جیت گیا۔ تو وہ ہندوستان پر بھی ضرور ہاتھ مارے گا۔ اور ہندوستانی آزادی کی کوششیں سب خواب و خیال بن کر رہ جائیں گی۔ آپ نے ہندوستانیوں سے اپیل کی۔ کہ سب مل کر ہٹلر ازم کو کچلنے کی کوشش کریں۔

دہلی ۲ جولائی۔ برما کے رہنے والوں نے لڑائی کے فنڈ میں پانچ لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ راجہ صاحب فرید کوٹ نے پانچ ہزار روپے دیئے ہیں۔

لنڈن ۲ جولائی جون کے آخری ہفتہ میں برطانوی بمبار جہازوں نے روم کے سمندر میں چار اطالوی ڈبکنی کشتیوں کو غرق کر دیا۔ لنڈن میں کہا جا رہا ہے۔ کہ اب تک اٹلی کی ۱۳ ڈبکنی کشتیاں برباد کی جا چکی ہیں۔

لنڈن ۲ جولائی جرمنوں نے کل پہلی بار برطانیہ پر دن کے وقت جو حملہ کیا۔ اس میں جرمنوں کی ایک ہوائی کشتی اور دو بمبار جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ اب تک برطانیہ پر ہوائی حملوں کے نتیجہ میں جرمنی کے ۳۴ بم برسانے والے ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ اگر فوجی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو جرمنوں کا بہت بھاری نقصان ہؤا ہے۔ کیونکہ علاوہ جہازوں کے تباہ ہونے کے اس کے کئی تجربہ کار ہوا باز بھی مارے گئے ہیں۔

قاہرہ ۲ جولائی انگریزی ہوائی فوج نے آج قاہرہ میں ایک اعلان چھاپا جس میں بتایا گیا۔ کہ برطانیہ کے بمبار جہازوں نے دشمن کے ایک تیل کے تالاب اور بعض کارخانوں پر حملہ کیا۔ تیل میں آگ لگ گئی۔ اور کارخانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ مگر تمام انگریزی ہوائی جہاز اپنے اڈوں پر سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے ؂

تبلیغ کا دلچسپ طریقہ

افسانے تو آپ نے ہزاروں پڑھے ہوں گے مگر ہمارے افسانے سے زیادہ دلچسپ آج تک نہیں مطالعہ فرمایا ہو گا۔ اور پھر لطف یہ کہ مذہبی افسانہ ہے۔ اس کتاب کا نام "خاتم النبیین" ہے۔ جسکے اندر چھ سو آیات۔ اور اڑھائی سو احادیث سے بحث کر کے مخالف کو دس ہزار کا چیلنج دیا ہے۔ اور دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کتاب ہاتھ میں لینے کے بعد ختم کرنے سے پہلے ہاتھ سے رکھنا غیر ممکن۔ ۷۰۰ صفحات کے باوجود افسانہ کی حلاوت اس غضب کی ہے کہ مخالف بھی ذوق شوق سے کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ قیمت پونے چار روپے کی بجائے صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اگر کتاب دلچسپ نہ ہو۔ یا اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب آپنے مطالعہ کی ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر دگنی قیمت میں واپس لیں گے اگر دگنی قیمت میں واپس نہ لیں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجیے۔

مینیجر تبلیغ مندر عابد منزل بلیماران دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نور الدین رضؓ

بیادگار

حضرت حکیم الامۃ طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ

زیر نگرانی ابناء حکیم الامۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

مدت سے احباب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو رہا تھا۔ کہ وہ طبی فیضان جس کو حضرت والد بزرگوار نے عمر بھر جاری رکھ کر ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچایا تھا۔ اسے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی یادگار کے طور پر جاری رکھا جائے۔ مگر احباب کی یہ خواہش ہماری تعلیمی مصروفیتوں کی وجہ سے اب تک پوری نہ ہو سکی تھی۔ اب ہم نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ اس مبارک مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ کے مبارک نام پر **دواخانہ نور الدین** رضؓ کی بنیاد رکھیں ۔

حضرت حکیم الامۃ طبیب شاہی سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی تمام عمر کے مجربات کا نچوڑ جس کو اپنی آخری عمر میں حضور نے ایک

قلمی بیاض

میں جمع کر دیا تھا۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس بعینہٖ محفوظ ہے۔ اس بیش بہا خزانہ پر ہم جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ اس میں آپ نے تمام چھوٹے بڑے اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ہم نے

صحیح خالص اور اعلےٰ اجزاء

کے ساتھ ان مجربات کو خود اپنی نگرانی میں تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور کسی نسخہ میں اسکے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے۔ کیونکہ ان قیمتی دواؤں کا جو مخصوص ذاتی اثر ہوتا ہے۔ وہ ان کے بدل اجزاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس احباب اپنی تمام

طبی ضروریات

کے لئے **دواخانہ نور الدین** رضؓ کو یاد رکھیں۔ اگر کوئی نسخہ تیار کرانا ہو تو بہترین اور اصلی اجزاء سے تیار کر کے بھیجا جائے گا۔ بیماری کی مفصل کیفیت لکھنے پر مناسب نسخہ تجویز کیا جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مشہور مجربات جو نہایت اعلیٰ اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔ مناسب قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

آخر میں ہم احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے اور وہ طبی چشمہ فیض جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ذریعہ جاری ہوا تھا۔ **دواخانہ نور الدین** رضؓ کے ذریعہ روز افزوں ترقی کرے

ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں

دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان

المشتہرین

ابناء حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی